REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۹ رمضان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰ ر

جلد ۴۶/۱۱ ۱۰ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش ۱۱ اپریل ۱۹۵۷ء نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان ایک نئے پانچ سالہ سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

سعودی عرب کا مشہور ہوائی اڈہ امریکہ کے استعمال میں رہے گا

واشنگٹن ۹ اپریل۔ امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان ایک نئے پانچ سالہ معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت ظہران کا مشہور ہوائی اڈہ بدستور امریکہ کے استعمال میں رہے گا۔ اس کے عوض امریکہ سعودی عرب کے ہاتھ فوجی سامان فروخت کرے گا۔ علاوہ ازیں وہ سعودی عرب کی بحری اور ہوائی فوج کو تربیت دینے کے لئے ماہرین اور ضروری سامان مہیا کرنے پر بھی رضامند ہو گیا ہے۔ نیز امریکہ سعودی عرب کے ہوائی اڈے اور بندرگاہ کو بھی بہتر بنانے میں مدد دے گا:

صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی کے نزدیک عراق کو اور زیادہ فوجی امداد ملنی چاہیئے

مسٹر رچرڈز اور نوری السعید کی بات چیت کے بعد مشترکہ اعلان

بغداد ۹ اپریل۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جیمز رچرڈز جو آجکل مشرق وسطیٰ کے ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں وزیر اعظم عراق نوری السعید سے بات چیت کرنے کے بعد اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ عراق کو مزید اقتصادی اور فوجی امداد ملنی چاہیئے۔ کل دونوں کی ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا۔ جس میں مسٹر جیمز رچرڈز کی طرف سے اس امر کا اعلان تھا کہ خود ان کے نزدیک عراق کو اور زیادہ اقتصادی اور فوجی امداد ملنی ضروری ہے۔ بعد میں مسٹر رچرڈز نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا امریکہ اصولی طور پر معاہدۂ بغداد کے شریک ملکوں کو اور زیادہ امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

نہر سویز کی صفائی مکمل ہو گئی

قاہرہ ۹ اپریل۔ نہر سویز میں ڈوبے ہوئے آخری جہاز ابوکیر کو نکالنے کے لئے کل نہر بند کر دی گئی۔ اور اس کے بعد جہاز کو کھینچ کر شمالی سرے پر واقع ایک جھیل بُرلیک میں پہنچا دیا گیا۔ اس طرح نہر سویز سے آخری رکاوٹ بھی دور ہو چکی ہے۔ اور توقع ہے کہ آج نہر سویز سے ہر قسم کے جہازوں کے گزرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ نہر کی صفائی کا کام اقوام متحدہ کے ماہر جنرل وہیلر کی نگرانی میں ۲۹ دسمبر کو شروع کیا گیا تھا۔ اور اس وقت صفائی کا کام ۱۰ اپریل تک مکمل کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا:

خانہ بدوش ڈاکو ایران کے حوالے کر دیئے جائیں گے

کراچی ۹ اپریل۔ وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے کہا ہے کہ ایران کے جن خانہ بدوش ڈاکوؤں نے پچھلے دنوں چار امریکی افسروں کو مار دیا تھا۔ انہیں عنقریب ایران بھیج دیا جائے گا۔ یہ خانہ بدوش پاکستانی علاقے میں داخل ہو گئے تھے۔ پاکستانی ملیشیا نے ان کا تعاقب کر کے زبردست لڑائی کے بعد انہیں گرفتار کر لیا۔ اب تک ۱۸ ڈاکو گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ حکومت ایران نے انہیں فوراً ایران بھیجنے کی درخواست کی ہے۔

شاہین ایکسپریس

کراچی ۹ اپریل۔ ماہ رواں کی ۱۵ تاریخ سے لائل پور اور کراچی کے درمیان جو تیز ٹرین چلانے کا اعلان کیا گیا ہے اس کا نام "شاہین ایکسپریس" ہوگا۔ یہ ٹرین کراچی سے دن کے ایک بجے چلے گی۔ اور دوسرے دن صبح ۹-۵۰ پر لائل پور پہنچے گی۔ لائل پور سے پونے چھ بجے شام کو چلے گی۔ اور اگلے دن ۱/۲ ۲ بجے کراچی پہنچے گی:

دنیا کا سب سے چھوٹا ریڈیو

ٹوکیو ۹ اپریل۔ ایک جاپانی کارخانے نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے دنیا کا سب سے چھوٹا ریڈیو تیار کیا ہے۔ اس کا وزن دس اونس ہے۔ اور وہ قمیص کی جیب میں آسانی سے رکھا جا سکتا ہے۔ ایک اخبار کا کہنا ہے۔ کہ یہ ریڈیو امریکہ کے سب سے چھوٹے ریڈیو سے ۱/۲ ۴ اونس کم وزن رکھتا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ریڈیو جلد ہی مارکیٹ میں آ جائے گا۔ اس کی قیمت ۱۹۰ روپے کے قریب ہوگی۔

ایتھنز ۹ اپریل آرچ بشپ مکاریوس نے یونان کے وزیر اعظم کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ ۱۷ اپریل کو نیروبی سے ایتھنز روانہ ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں ایران کے نئے سفیر

تہران ۹ اپریل۔ ایران کے دفتر خارجہ نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ جنرل حجازی کو پاکستان میں ایران کا نیا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں سیلون کے نئے ہائی کمشنر

کولمبو ۹ اپریل۔ سیلون جوڈیشل سروس کے رکن جناب محمد معروف صاحب کو پاکستان میں سیلون کا نیا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ جناب محمد معروف کی عمر اس وقت ۵۲ سال ہے۔ اور وہ کانڈی میں ڈسٹرکٹ جج کے عہدے پر فائز ہیں۔

انڈونیشیا کی نئی کابینہ کا اعلان

جاکرتا ۹ اپریل۔ کل انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے سولہ ماہروں پر مشتمل اپنی "ہنگامی غیر پارلیمانی" کابینہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر جوانڈا اس کابینہ کے سربراہ بنائے گئے ہیں۔ آپ ڈاکٹر علی ساسترو امی جویو کی مستعفی ہونے والی کابینہ میں بھی ۴ وزیر تھے۔ صدر کی نئی کابینہ پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ نہیں ہوگی۔ اور نہ پارلیمنٹ کو اسے توڑنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دریں اثنا ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق انڈونیشی فوج نے کل چار سابق وزیروں کو رشوت خوری اور ناجائز ۴۴ منافع حاصل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان وزراء میں سے تین نیشنلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک سوزیر مشومی پارٹی کا رکن ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء

محال است کہ ہنرمنداں بمیرند
وبے ہنراں جائے ایشاں گیرند

(شیخ سعدیؒ)

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ "احمدیت عراق میں" کے زیر عنوان ایک مضمون معاصر ہفت روزہ ایشیا ۱۲ مارچ ۱۹۵۷ء سے بجنسہ نقل کر رہے ہیں۔ یہ مضمون جناب ابوبکر صاحب شبلی مقیم بغداد کے قلم سے ہے۔ جنہوں نے اپنے چشم دید حالات کی بناء پر اسے رقم فرمایا ہے۔ مضمون پڑھنے سے واضح ہوگا۔ کہ جناب شبلی صاحب احمدیت کے کٹر مخالفین میں سے ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہے کہ اس تحریک کو بالکل مٹا دیا جائے۔ مگر جو باتیں آپ کے قلم سے بے ساختہ نکل گئی ہیں۔ اگرچہ احمدیت کی مخالفت کے نقطۂ نظر سے ہی نکلی ہیں۔ پھر بھی ان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ احمدیت جس طرح دنیا میں اپنا مقام بنا رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر یہ قیاس بعید نہیں ہے۔ کہ ان کی خواہشات دل کی دل ہی میں رہیں گی۔ اور یہ کارواں آگے آگے بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

اس مضمون سے جہاں احمدیوں کی سراسر اسلامی زندگی اور احمدیت کی ارتقائی رفتار اور پھیلاؤ کی صلاحیتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ وہاں غیر احمدی مسلمانوں کی دین سے قطعاً لاپرواہی اور تبلیغ و اشاعت سے بالکل لاتعلقی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اور اس مضمون کو پڑھ کر کوئی فہمیدہ مسلمان یہ تاثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آج دنیا کے پردہ پر جماعت احمدیہ کے افراد ہی دراصل اسلام کا صحیح جوش رکھتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں کوئی جماعت ایسی نہیں جو یہ کام ایک فی صدی بھی کر رہی ہو۔ سوا اس کے جس کو وہ تبلیغ و اشاعت کہتے ہیں۔ کہ بعض لوگ جہاں ممکن ہو۔ احمدیت کے خلاف محاذ قائم کرنے اور بخیال خود اس کو مٹانے کی لاطائل کوشش کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار فرماتے ہیں:۔

"ہندوستانیوں اور پاکستانیوں میں سے کئی لوگ مرزا غلام احمدؑ صاحب کے پیرو بن چکے ہیں۔ سنا ہے۔ کہ بعض کردی لوگ بھی احمدی بن چکے ہیں۔ اپنے ہمعصروں کو پھنسانے میں یہ لوگ اس طرح کامیاب ہو گئے ہیں، کہ جتنے بھی یہاں ہندوستانی یا پاکستانی لوگ رہتے ہیں۔ وہ مذہبی حیثیت سے صفر ہیں۔ انہیں دین سے تو کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ اکثر تو شراب پیتے ہیں۔ اور ناچ گھروں میں حاضری دیتے ہیں۔ اس سے برعکس احمدی لوگ اسلام کے ظاہری شعائر کے سخت پابند ہیں۔ مذہبی باتوں میں (چاہے غلط نقطۂ نظر سے) بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اکثر کے چہروں پر ڈاڑھیاں بھی ہیں۔ ہر وقت اسلام اسلام کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے ہموطن فطرتی طور پر ان کے سامنے اپنے آپ کو احساس کمتری میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ مقابلہ تو کجا ان کے لئے صرف مدافعت بھی مشکل ہے۔"

اس طویل اقتباس کو ہم نے یہاں دوبارہ اس لئے نقل کیا ہے۔ تاکہ مضمون نگار کی ذہنی کیفیت احمدیوں کی فعالیت اور دوسرے مسلمان علمائے کرام کے جمود و بے حسی کا نظارہ سامنے آجائے۔ ہمیں مضمون نگار کے ذاتی عقائد پر یہاں کچھ نہیں کہنا۔ لیکن آپ کی ذہنی کیفیت ملاحظہ ہو۔ کہ آپ ان لوگوں کو تو مسلمان اور راہ راست پر سمجھتے ہیں جن کو اسلامی تعلیمات سے ذرا سروکار نہیں۔ اور دن رات دنیا کے سمیٹنے اور عیش، وعشرت میں بسر کرتے ہیں۔ آپ کے خیال میں ان میں لاکھ برائیاں ہوں۔ وہ پھر بھی حقیقی مسلمان ہیں۔ اور احمدی جو نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ اور دن رات اسلام اسلام کی رٹ لگائے رکھتے ہیں۔ اور شعار اسلامی کے سخت پابند ہیں۔ مذہبی باتوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جو بہائیت اور عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ ان صاحب کی نظر میں غلط کار ہیں۔ ان کو مٹا دینا چاہیئے۔ چنانچہ ان کا انسداد اور انقطاع کرنے کے لئے آپ طریقے بھی پیش کرتے ہیں۔ لیکن آپ اسلام پسند علماء کا نقشہ جو کھینچتے ہیں۔ وہ بھی قابل دید ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

مجلس احرار اسلام جس کی پوری زندگی قادیانیت سے لڑتے گزری ہے۔ انہیں بھی آج تک یہ خیال نہ آیا۔ کہ کوئی عربی میں کتاب چھپوا دیں۔ بلکہ انہوں نے تو اردو میں بھی کوئی خاص لٹریچر مہیا نہیں کیا۔ تقریر کے تو غازی ہیں۔ جو ایک وقتی چیز ہے۔ دیرپا اور ٹھوس کام یعنی تحریر کی طرف بالکل ان کی توجہ نہیں ہے۔ اے کاش یہ لوگ جذباتی کاموں کے بجائے کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں۔ ....

.... اگر کسی پاکستانی عالم کی کوئی کتاب قادیانیت کے متعلق عربی میں چھپی ہے۔ تو وہ مولانا مودودی کی المسألۃ القادیانیۃ ہے۔ جس کے ذریعہ یہاں کے لوگ حقائق سے پوری طرح تو نہیں البتہ کافی حد تک واقف ہو گئے ہیں۔"

یہ اقتباس بھی ضروری ہے۔ اس سے پتہ چلے گا۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک تبلیغ اسلام صرف احمدیت کی مخالفت ہے۔ اس لئے احراری بھی گویا بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ پھر مودودی صاحب کی دوسری کتب کے مقابلہ میں صرف ان کے رسالہ "قادیانی مسئلہ" کی عربی میں اشاعت سب سے ضروری سمجھی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو کام اسلام کی بیداری اور بہائیت اور عیسائیت کی تردید کا احمدی کر رہے ہیں۔ اس پر پانی پھیر جائے نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔

فاضل مضمون نگار کو پھر یہ بھی بڑا گلہ ہے۔ کہ علمائے کرام آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اور فروعی معاملات کو نظر انداز نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اے کاش کہ علماء سب آپس میں متفق ہو جائیں اور اسلام کو سربلند کرنے کے لئے اپنے فروعی اختلافات مٹا کر یک آواز ہو جائیں۔"

اور سربلند کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو بھی کہیں کام نہ کرنے دیا جائے، جہاں وہ جائیں۔ ان کے پیچھے پیچھے اپنے قاصد بھی بھیجے جائیں جس طرح مکہ والوں نے حبشہ میں ہجرت کے موقعہ پر کیا تھا۔ فاضل مضمون نگار کو اسلام کی اتنی فکر نہیں۔ جتنی احمدیت کے استیصال کی فکر ہے۔ آپ عراق میں دیوبند اور مودودی گروہ کا پہنچنا صرف اس لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ آکر باطل اور حق میں امتیاز کر کے دکھائیں۔ اور باطل آپ کے نزدیک (نعوذ باللہ) احمدیت ہے۔ وہ واحد جماعت جو تبلیغ اسلام کا فریضہ ساری دنیا میں ادا کر رہی ہے۔ اور قرآن اور اسلامی تعلیمات کو کفر گڑھوں تک میں پہنچا رہی ہے۔ اور قرآن مجید کے تراجم غیر زبانوں میں کر رہی ہے۔ خدا جانے ان لوگوں کے پاس وہ کونسا مخفی اسلام ہے۔ جو وہ دنیا کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر رکھ نہیں پاتے۔ اور جس کو احمدیت نہیں پیش کر رہی۔

قادیان میں درس قرآن مجید

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب مدظلہ العالی

"قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ کہ رمضان میں وہاں بھی قرآن مجید کے درس کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اس دفعہ یہاں سے کسی عالم دین کو قادیان کا ویزا نہیں مل سکا۔ اس لئے وہاں درس کا مقامی طور پر انتظام کرنا پڑا ہے درس کی ابتداء مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب فاضل قادیا[illegible] اور ان کے بعد انشاء اللہ مولوی عبد القادر صاحب دہلوی اور [illegible] صاحب درس دیں گے۔ اور اب چونکہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمدؐ [illegible] ن پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے انشاء اللہ وہ بھی اس دینی خدمت میں [illegible] گے۔ احباب کرام درس دینے والے اصحاب اور درس سننے وا[illegible] اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

رسالہ الفرقان کا بدھ نمبر

دنیا میں کروڑوں بدھ مذہب کے ماننے والے ہیں۔ مگر بہت کم مسلمانو ان کے عقائد وغیرہ کا علم ہے۔ ان کو تبلیغ اسلام کرنا تو دور کی بات ہے۔

رسالہ الفرقان بابت اپریل ۱۹۵۷ء میں ہمارے تین ریسرچ سکالرز نے بدھ ازم کے متعلق نہایت محققانہ مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جو دوست رسالہ کے خریدار نہیں۔ وہ مینیجر صاحب الفرقان ربوہ کے نام دس آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ طلب فرماویں۔ (ابوالعطاء جالندھری)

رمضان المبارک کے دس خاص مسائل

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

(۱) رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدا نے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور کلام الٰہی اپنے کمال کو پہونچ گیا۔ اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد و زن پر روزہ واجب ہے۔ جو بیماری یا سفر کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر پر رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے۔ تاکہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے۔ اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتی الوسع متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو۔ اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو۔ (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقۃً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے انداز سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے یعنے وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کرسکتی ہے۔

(۴) روزہ طلوعِ فجر یعنے پَو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنت نبوی ہے تاخدا تعالےٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(۵) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقوےٰ طہارت اور صداقت قول اور صداقت عمل میں گزارے۔ اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کلی اجتناب کرے۔ مگر اس نیت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا۔ بلکہ اس نیت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کی کوشش کرے گا۔ اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(۶) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکر الٰہی اور درود شریف پر شغف خاص طور پر ضروری ہے۔ اور روزوں کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کی نماز مومنوں کو ان کے مخصوص انفرادی مقام محمود تک پہونچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحی یعنے اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(۷) رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسب توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایک ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ و خیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۸) جن لوگوں کو توفیق ہو۔ اور فرصت مل سکے۔ اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجب ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے۔ جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کلی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکر الٰہی اور دعاؤں اور تلاوت قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گزارنا چاہیئے۔ اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہیئے۔ رفع حاجت یعنے پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے۔ اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(۹) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے۔ اسے لیلۃ القدر یعنے بزرگی والی رات کہتے ہیں۔ اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر

سوزِ ایماں ز کجا ہیچمدانے یابد

آنکہ فیضے ز مسیحائے زمانے یابد
نتواں مُردہ کہ زندہ ترے جانے یابد

تُو کہ نعرہ تہی مے زنی از دیں بنگر
بے زبانے کہ بہ کردار زبانے یابد

آہِ مظلوم مدانید کہ جز دودے نیست
ناوکے ہست کہ از غیب کمانے یابد

کاروانے کہ اولوالعزمے بود سالارش
از سر خالے گُلِ باغ جنانے یابد

زاہد و صوفی و ملا ہمہ حیرت تو بر
سوزِ ایماں ز کجا ہیچمدانے یابد

ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں، اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور رات کی مردہ تاریکی کو روحانی زندگی کے نور سے بدل دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(۱۰) عید الفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے۔ جو گھر کے ہر مرد و عورت اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں تک کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے۔ یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہیئے۔ تاکہ مناسب انتظام کے ساتھ اچھے وقت پر غرباء میں تقسیم ہو سکے۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

نوٹ:۔ رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مسنون ہے۔ اور موجب ثواب۔ جس طرح نماز کے بعد کی سنتیں ہوتی ہیں۔ یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۷ / اپریل ۱۹۵۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ۳۱ / مارچ کی دعائیہ لسٹ

(۱) بفضل الٰہی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدے سو فی صدی پورے کرنے والے ۲۲۸ احباب کی مکمل فہرست دعا کے لئے پیش کر دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید احباب کرام کا قلب صمیم سے شکریہ ادا کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتا اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ اور آئندہ بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۲) انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر یہ فہرست شائع کر دی جائے گی۔ اس لئے کہ وہ احباب جو باوجود ۳۱ / مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کے کامیاب نہیں ہو سکے وہ اس ماہ میں ادا کرنے کی مزید کوشش فرماویں۔ اگر ان کے حالات ایسے ہوں۔ کہ وہ پوری رقم یکمشت نہ ادا کر سکتے ہوں۔ تو ایک حصہ اس ماہ میں اور دوسرا حصہ اگلے ماہ میں ادا کر دیں۔ اگر پھر بھی کچھ رہ جائے۔ تو جون کے پہلے ہفتہ میں دے دیں۔ تا ان کا وعدہ ۳۱ / مئی تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ کیونکہ جن کا وعدہ ۳۱ / مئی تک پورا ادا ہو جائے وہ بھی سابقوں میں آجاتے ہیں حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ نیز جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں دینے کا تھا۔ مگر وہ نہیں دے سکے۔ یا جن کا اپریل کا ہے۔ یا بعض کا مئی کا ہے۔ وہ بھی ۳۱ / مئی تک ادا کر کے سابقوں میں شامل ہو جائیں۔ بعض شہری یا زمیندار جماعتوں کا وعدہ جون کا بھی ہے۔ کیونکہ بڑا حصہ زمیندار طبقہ کی فصل جون میں برداشت ہو جاتی ہے۔ اور ان کا وعدہ بھی فصل کا یا جون میں ادا کرنے کا ہے۔ وہ اگر ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔ تو یقیناً وہ بھی سابقوں میں ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے سباق کی روح اپنے اندر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرض مقررہ وقت سے پہلے ادا کر لیا۔

(۳) جہاں ۳۱ / مئی تک ادا کرنے والے احباب کے نام دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔ اور پھر شائع بھی کر دیئے جائیں گے۔ وہاں ۳۱ / مئی تک ان جماعتوں کے عہدہ داروں کے نام بھی ۳۱ / مئی کو حضور کی خدمت میں پیش کر کے شائع ہوں گے۔ جنہوں نے تحریک جدید کی وصولی میں اچھا کام کیا ہے۔ پس وعدہ کرنے والے احباب اور خدام و سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری مال اور امیر یا صدر صاحبان ابھی سے ایسی سرگرمی سے کام کریں۔ کہ ان کی جماعت کے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین خاکسار وکیل المال تحریک جدید۔

درخواست دعاء

میرا بیٹا عزیزم محمد حمید بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ اور گنگارام ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں!

حکیم محمد صدیق از لاہور

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی آٹھویں سالانہ کانفرنس کی روئیداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام۔ جماعت کی تبلیغی، تربیتی اور تنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ

(۲)

(از مکرم میاں عبد الحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

کانفرنس کی کاروائی

۸½ بجے نماز مغرب و عشا اور طعام وغیرہ سے فارغ ہو کر ہمارے ہنگامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم جناب شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ جن غیر معمولی حالات میں یہ ہنگامی کانفرنس منعقد کی جا رہی تھی۔ اس کے لازمی اثر کے طور پر احباب جماعت پر دعا کے وقت رقت طاری تھی۔ دعا کے بعد مکرم جناب داؤدن ہدایت صاحب صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا نے مختصر سی تقریر میں ان تیاریوں کا ذکر کیا۔ جو عید ان کی کانفرنس کے سلسلہ میں کی گئی تھیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اس سے قبل کسی کانفرنس کے لئے مبلغین۔ عہدیداران اعلیٰ اور جماعتوں نے اتنے جوش اور شوق کا اظہار نہیں کیا۔ جتنا کہ اس موقعہ پر کیا گیا۔ لیکن منشاء الٰہی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ہمارے دل عید ان کی جماعت کے بھائیوں کا خیال کر کے رنج محسوس کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد مکرم جناب شاہ صاحب نے حضرت اقدس کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور نے یہ پیغام کانفرنس کے لئے بذریعہ تار بھجوایا تھا۔ تار کے انگریزی الفاظ یہ ہیں:۔

"Brethren of Indonesia. Annual gethering being held in two weeks you too holding yours stop may God bless it and make it a cause of spreading truth Through out country stop yours is big country and Ahmadiyya community small stop and I pray may God lead you to progress strength and righteousness That it shines and illuminates other countries stop May God lead your political and spiritual leaders That they never waver from way of Truth and justice, may God be your helper trust in him and always pray Him. He will never leave you alone."

اس کا ترجمہ کم و بیش حسب ذیل ہے:۔

"انڈونیشین بھائیو! پاکستان میں دو ہفتہ کے اندر سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ آپ لوگ بھی اپنی کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرتے ہوئے سارے ملک میں سچائی کے پھیلانے کا ذریعہ بنا دے۔ آپ کا ملک بڑا ہے۔ لیکن جماعت ابھی چھوٹی ہے۔ یہی دعا

کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی اور طاقت دے کر تقویٰ کے راستوں پر چلائے تاکہ یہ خود منور ہو کر دوسرے ممالک کو بھی منور کر دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سیاسی اور روحانی لیڈروں کی اس رنگ میں راہنمائی فرمائے کہ وہ سچائی اور انصاف کے راستوں کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔ آپ لوگ اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہیں وہ بھی آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔"

پیغام پڑھنے کے بعد جناب شاہ صاحب نے جماعت کو قریباً ایک گھنٹہ کے لئے خطاب کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے۔

۱۔ ہمارے دل میدان کی جماعت کے احباب کا خیال کرتے ہوئے مغموم ہیں اور اسی طرح اس دفعہ اس جلسہ کا نہ ہو سکنا جماعتی لحاظ سے ہم سب کے لئے غم اور افسوس کا موجب ہے۔ لیکن جہاں ہمیں اپنی بنیادیوں کے بظاہر ضائع ہو جانے کا افسوس اور دکھ ہے وہاں ہمارے ایمان اس امر کو دیکھ کر اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں کہ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیغام میں بھی اشارۃً ان حالات کا ذکر تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی مخفی تاروں نے حضور سے ایسا پیغام لکھوایا جس میں انڈونیشیا کے موجودہ حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس سے قبل حضور نے اپنے کسی سابقہ پیغام میں اس رنگ میں انڈونیشیا کے سیاسی حالات کے متعلق ذکر نہیں کیا۔

اس پیغام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے دل میں انڈونیشیا کی جماعت اور انڈونیشیا کے ملک کی ترقی کے لئے کس قدر جذبات موجزن ہیں

۲۔ آپ نے مرکز میں گذشتہ فتنہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو خلافت سے والہانہ تعلق قائم رکھنے کی تحریک کی۔ اور بتایا کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ جیسی عظیم شخصیت کی موجودہ اولاد کا سلسلہ سے کٹ جانا ہمارے لئے دکھ کا موجب ہے۔ وہاں ہمارے لئے اس میں بعض اسباق بھی ہیں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والے بڑے سے بڑے شخص کی بھی جماعت کے مفاد کے مقابلہ میں پرواہ نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح موجودہ فتنہ نے ایک دفعہ پھر اس اسلامی اصل حقیقت کو ظاہر کر دی ہے کہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم"۔ محض نسلی برتری کوئی چیز نہیں۔ خلافت و نظام جماعت کے مقابلہ پر کوئی بھی کھڑا کیوں نہ ہو۔ وہ جماعت کا دوست و خیر خواہ نہیں۔ بلکہ جماعت کو پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

۳۔ احباب جماعت کو اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور کہا کہ اب نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے

۴۔ آپ نے چندہ عام۔ چندہ وصیت اور چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مساعی تیز تر کرنے کی تحریک کرتے ہوئے مرکز کے طریق عمل کا ذکر کیا کہ وہاں نادہندہ لوگوں کو جماعت میں ذمہ داری کے کام سپرد نہیں کئے جاتے۔ آپ نے کہا کہ ان شاء اللہ انڈونیشیا میں بھی اس طریقہ عمل کو نافذ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح آئندہ کے لئے جماعتوں کی ووٹوں کی تعداد کا انحصار بھی چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت پر ہوگا۔

۵۔ آپ نے یہ بھی تحریک کی کہ جماعتوں کے نوجوان اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کریں تا کہ وہ مرکز سلسلہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد تبلیغ کے کام کو زیادہ وسیع کر سکیں۔

آپ نے انڈونیشیا میں جماعت کی سال رواں کی مساعی کا ذکر کیا۔ اور جماعت کو جو واقعات پیش آئے۔ انہیں بھی بیان کیا ان امور کا یہاں اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔

بیعتیں: اس سال کے آخر تک جاوا اور سماٹرا میں ۲۵۲ بیعتیں ہوئیں ایک بیعت Ban djermasin میں اور ایک Pontianak کا میں ہوئی گویا سارے انڈونیشیا میں اس سال ۲۵۵ اشخاص احمدیت میں داخل ہوئے

کانگریس: بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ساتویں کانگریس اواخر دسمبر ۱۹۵۵ء کی بجائے فروری ۱۹۵۶ء میں منعقد ہوئی۔ یہ کانگریس از ۱۹ فروری تا ۲۲ فروری جاری رہی "یوم مصلح موعود" کے پیش نظر خاص طور پر ان تاریخوں کو چنا گیا۔ اس موقعہ پر علاوہ استقبالیہ جلسہ، تبلیغی جلسہ اور مستورات کے "یوم مصلح موعود" بھی منایا گیا۔ اور مصلح موعود کی پیشگوئی پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی۔

ترجمۃ القرآن: گو اس وقت تک انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کے کئی ایک تراجم ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ تراجم موجودہ زمانہ کی ضرورت کو صحیح طور پر پورا نہیں کر سکتے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمہ کے کام کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائی ہے انڈونیشین زبان میں ترجمہ کا کام مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب کے سپرد ہے۔ اس وقت تک ۱۰ سپاروں کے ترجمہ کا کام ہو چکا ہے

کتب و رسالہ جات: اس سال بعض کتابوں کے نسخہ جات تیار ہو رہے ہیں۔ اور بعض پہلے سے تیار شدہ ہیں۔ انہیں ان شاء اللہ العزیز مناسب موقعہ پر شائع کیا جائیگا۔ وہ کتب یہ ہیں

۱۔ 40 Mutiara Hadits
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "۴۰ جواہر پارے" کا مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

۲۔ **کتاب الصلوٰۃ۔** مکرم جناب مولوی احمد نور الدین صاحب نے سلسلہ کی کتاب "نماز مترجم" کو انڈونیشین زبان کا قالب پہنایا ہے۔

۳۔ **سلسلہ احمدیہ:** حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کا مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے ترجمہ کیا ہوا ہے۔

۴۔ **کشتی نوح کے ترجمہ کی ترمیم:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتی نوح" کا ترجمہ جناب ملک عزیز احمد صاحب نے شائع کیا تھا۔ اس وقت سے کر اب تک انڈونیشین زبان میں بہت بڑا تغیر آچکا ہے۔ اس کے پیش نظر ترجمہ میں نظر ثانی کی گئی ہے

۵۔ **دو نور جہاں میں:** اس کا (فلاح پانیکی دالا) ترجمہ بھی پہلے شائع ہو چکا تھا۔ اس دفعہ پھر مناسب تبدیلی کے ساتھ اسے شائع کیا گیا ہے (ترجمہ از مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب)

۶۔ **ماہوار رسالہ Sinar Islam**
الحمد للہ یہ رسالہ اس سال ہر ماہ باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ جس میں سلسلہ کی خبریں خطبات جمعہ حضور۔ تفسیر قرآن کریم حدیث کے علاوہ بعض اچھے اور علمی مضامین بھی شائع ہوئے۔

تحریک وصیت: اس سال بعض جماعتوں میں زور سے وصیت کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں Tasik Malaya (تاسک ملایا) اور جاکرتا کی جماعت کے ۳۵ احباب نے وصیتیں کیں

تحریک جدید: اس سال قریباً ۱۵۸۰۰۰ (ایک لاکھ اٹھاون ہزار) یعنی اکیسویں سال (۱۹۵۵ء) کی نسبت تقریباً ۲۵ ہزار روپے کے اضافہ کے ساتھ تحریک جدید کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اسی طرح جماعت نے چندہ عام اور وصیت وغیرہ لازمی چندوں کے علاوہ دوسرے طوعی چندوں میں بھی حصہ لیا۔

شعائر اللہ قادیان کی تعمیر کیلئے چندہ خاص میں جماعت نے سات آٹھ ہزار کی رقم نقد پیش کی اور ابھی وعدے کر رہے ہیں

مساجد فنڈ: یہاں دو سال سے ہر ایک احمدی کے لئے یہ قانون مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اپنی ماہوار آمدن میں سے ۲ فیصدی ایک سال کے لئے مسجد فنڈ کے لئے چندہ دیں۔ اس فنڈ سے مختلف مقامات پر مساجد کی تعمیر میں مرکز (انڈونیشیا) سے ضروری امداد دی جا سکتی ہے۔

چندہ جات: مجالس خدام الاحمدیہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ
ان مجالس کے ممبر اور ممبرات اپنی اپنی مجالس کے لئے بھی مقررہ چندہ ادا کرتے رہے۔

تعلیمی فنڈ: ہونہار و کم استطاعت بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے بھی ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں اس سال قریباً دس ہزار روپے یعنی سال گذشتہ کی نسبت ساڑھے تین ہزار روپے کے اضافہ کے ساتھ رقم جمع ہوئی ہے۔

امانت فنڈ: کی تحریک بھی شروع کی گئی ہے۔ جو ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔

لوکل چندہ جات: جماعتیں اپنے اپنے حلقہ جات کی ضروریات کے لحاظ سے لوکل چندہ جات میں بھی کم و بیش حصہ لیتی رہیں۔

کانگریس فنڈ: جس طرح مرکز (ربوہ) میں جلسہ سالانہ کے لئے خاص چندہ مقرر ہے اسی طرح یہاں کچھ عرصہ سے اسی شرح سے کانگریس فنڈ کا طریق رائج کیا گیا ہے چنانچہ اس سال بھی اس فنڈ میں آمد ہوئی۔ غرضیکہ انڈونیشیا کی جماعتیں اس سال بھی کم و بیش مالی جہاد میں حصہ لیتی رہیں۔ اور بعض جماعتوں اور اسی طرح بعض افراد نے قربانی کا نہایت اعلیٰ درجہ کا مظاہرہ کیا۔

(باقی)

جامعہ نصرت ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات

جامعہ نصرت ربوہ کے پانچویں جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد بتاریخ یکم اپریل ۱۹۵۷ء زیر صدارت محترمہ بیگم بشیر صاحب پرنسپل ہوم اینڈ ٹکنیکل سائنس کالج گلبرگ کالونی لاہور ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۱۰ بجے شروع ہوگئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے بتایا کہ کالج شاہراہ ترقی پر گامزن ہے اور طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کی ترقی کی شاہد ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں چند ایک ناگزیر رکاوٹوں کے باوجود کالج کے نتائج ہمیشہ شاندار رہے ہیں۔ طالبات دولتِ علم سے کماحقہٗ بہرہ ور ہوتی ہیں۔ وہ اپنے بلند اور پاکیزہ نصب العین کو پیش نظر رکھتی ہیں اور اس کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ایثار سے کام لیتی ہیں۔ بعدہٗ انہوں نے طالبات کی ادبی۔ تفریحی اور مجلسی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ کھیل کے میدان میں طالبات کے عزم و شوق کا تذکرہ کیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے طالبات کو انعامات عطا فرمائے۔ انعامات تقسیم کرتے وقت انہوں نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور ادارہ کے ساتھ گہری دلچسپی ظاہر فرمائی۔

بعدہٗ محترمہ بیگم بشیر صاحبہ نے خطبۂ صدارت دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں اس کالج کو دیکھنے کا بہت اشتیاق تھا جس نے اتنے قلیل عرصہ میں ایسی شہرت اور ناموری حاصل کی ہے اور اپنی مخصوص روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترقی کی منازل کو جلد از جلد طے کیا ہے۔

انہوں نے اسناد حاصل کرنے والی طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ طالبات اس دن کو اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا اختتام نہیں سمجھیں گی۔ بلکہ اسے فلاح و بہبود کا پیش خیمہ خیال کریں گی۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے صدر محترمہ نے فرمایا کہ خواتین کی تعلیم کی نوعیت اس قسم کی ہونی چاہئیے کہ وہ اپنے معاشرتی ماحول کو سدھار سکیں۔ اور گھریلو فضاء میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کریں۔ کیونکہ ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اس اہم ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے گھریلو ماحول کو بہت شاندار روایات حاصل ہونا چاہئیے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں دیکھنا چاہئیے کہ آیا ہماری طالبات کالج سے زندگی کی ہر مشکل سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو کر نکلتی ہیں؟ کیا وہ اپنے علم کی قندیل سے اپنے خاندان کو فروزاں کر سکتی ہیں؟ کیا مختلف مضامین کا مطالعہ ان کے گھریلو ماحول کو سدھارنے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے؟ کیا تعلیم سے ان کی روح میں ایسی رفعت اور پاکیزگی آجاتی ہے جو نامساعد حالات میں کبھی شکوہ سنج نہیں ہوتی۔ عموماً طلباء کے پیش نظر محض امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کا مقصد ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کا مقصد محض چند مضامین کا مطالعہ کر کے امتحان میں کامیابی سے ہمکنار ہونا کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ تعلیم کا مقصد بلند عزائم کی نشوونما ہونا چاہئیے۔

تعلیم کا مقصد چند ایک کتب کے مطالعہ تک ہی محدود نہیں بلکہ علم ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کر سکتا ہے۔ اور علم و حکمت کی قندیلیں زندگی کی تمام شاہراہوں کو روشن کر سکتی ہیں۔

محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے اختتام پر محترمہ پرنسپل صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔

قومی ترانہ کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوگئی۔ بعدہٗ مختصر سا پروگرام حاضرین کی تفریح طبع کے لئے پیش کیا گیا۔ پروگرام کا وہ حصہ جہاں احمدیت کی تبلیغ کا تاریخی منظر پیش کیا گیا حاضرین نے خاص طور پر پسند فرمایا۔ اس کا پس منظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام تھا۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

مختلف طالبات نے مختلف ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے ہر جگہ احمدیت کے مشن کے اجراء اور اس کی ترقی کی مختصر روداد سنائی۔ نمائندہ طالبات مختلف ممالک کے مخصوص لباس میں ملبوس تھیں۔ نیز کمال یہ تھا کہ ان کا لب و لہجہ بھی خاص اسی ملک کا تھا جس کی وہ نمائندگی کر رہی تھیں۔

پروگرام کے اختتام پر معزز مہمانوں کو دعوت طعام دی گئی۔ اور اس طرح یہ پُر مسرت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

تحریک جدید کے چندہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر بعض عہدہ داران نے فرمایا کہ بعض موصی صاحبان کہتے ہیں کہ ہم صرف وصیت کا چندہ ہی دیں گے۔ کیونکہ وصیت کا چندہ دینے کے بعد اور کوئی چندہ موصی پر واجب نہیں ہوتا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ جو شخص موصی ہے وہ وصیت کرنے سے پہلے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے عام چندہ دیتا تھا اور اب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق وصیت کر کے اپنا چندہ ڈیوڑھا کر دیا ہے جو مطابق وصیت زیادہ کر کے ادا کرنے کے سبب وصیت کے حساب میں ہی شمار ہوتا ہے اور یہ اس کی قربانی گویا چندہ عام کو زیادہ کر کے ادا کرنے کے سبب چندہ عام کی جگہ ہی ہے موصی جو چندے اس کے سوا دیتا تھا۔ مثلاً جلسہ سالانہ کا چندہ یا دیگر خاص تحریکات کے چندے جو وقتاً فوقتاً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاید فرمائے تھے ان میں سب موصی نہایت خوشی سے چندہ دیتے رہے ہیں اور دے رہے ہیں۔ اسی طرح ۱۹۳۴ء میں جب احرار اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت احمدیت پر حملہ آور ہوئے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو"

"اے مردو! اور اے عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ پس تم آگے بڑھو۔ اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

تحریک جدید کے اغراض و مقاصد صرف یہ ہیں کہ دنیا کے کونہ کونہ اور چپہ چپہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا سکہ بٹھا دیا جائے۔ اسی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جہاد قائم کیا ہے۔ اور تحریک جدید سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت یہ اہم فریضہ ادا کیا جا رہا ہے۔ اور جماعت کے مردوں اور عورتوں نے اس میں شاندار حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں۔ پس کسی موصی کا یہ کہنا کہ وصیت کے بعد کوئی اور چندہ ان پر واجب نہیں یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ جو تحریکیں کی جاتی ہیں ان میں ہر احمدی کا خواہ موصی ہو یا غیر موصی۔ مرد ہو یا عورت شامل ہو کر جہاد کرنا ضروری ہے۔ جو موصی ایسا خیال رکھتے ہیں ان کو اپنی یہ غلط فہمی دور کر کے تحریک جدید کے تبلیغی جہاد میں جو دراصل ان کی طرف سے ہی کیا جا رہا ہے۔ مالی حصہ اپنی توفیق اور طاقت کے مطابق لینا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم محمد انور نواں کوٹ امسال جے۔ وی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام محمد پروپرائٹر اکبر موٹل غلہ منڈی ربوہ

(۲) خاکسار کا بھائی ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ ایم شریف بھٹی۔ لائلپور

(۳) میں اور میری اہلیہ ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ م۔ م۔ اقبال چنیوٹ بازار۔ لائلپور

(۴) خاکسار کی آنکھ کا اپریشن موتیا بند عنقریب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ہسپتال میں ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ داد خاں علوی

(۵) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہ معاف فرمائے اور اس مقدمہ سے نجات بخشے۔ آمین۔

لطیف احمد۔ منٹگمری

دعائے مغفرت

میرے بھائی عبدالغفور خانصاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر یکم رمضان المبارک کو ۸ بجے صبح وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ درویشان قادیان و احباب کرام مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالکریم احمدی۔ کراچی

احمدیت عراق میں

ابوبکر شبلی مقیم بغداد

(منقول از ایشیا لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۵۷ء)

نوٹ:۔ ملاحظہ ہو اداریہ

عراق میں آج تک غیر مسلم اقلیتیں صرف پانچ شمار ہوتی تھیں۔ صابی، عیسائی، یہودی یزیدی اور بہائی لیکن دس سال کے بعد ان میں ایک اور اقلیت پیدا ہونے کا قوی گمان ہے اور وہ ہے احمدیت۔ عالمگیر جنگ میں جب ہندوستانی فوجیں عراق میں آئیں تو ان میں چند احمدی بھی تھے۔ ان کے آنے سے احمدیت نے اس سرزمین پر پہلا قدم رکھا۔ اور احمدی لٹریچر بھی آنے لگا۔ اس کے بعد کچھ ہندوستانی تاجر یہ لٹریچر پڑھ کر ہی غائبانہ احمدیت کے دائرہ میں داخل ہو گئے۔ ان میں سید تصدق حسین صاحب قادری جو اس وقت بوری پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے حاجی عبداللطیف صاحب تاجر (بوہرہ پارٹی) کے نام سب سے نمایاں ہیں۔ اول الذکر تو احمدیت اختیار کرنے سے پہلے کئی اور جماعتوں میں بھی کام کر چکے ہیں۔ پچھلی تحریک تنظیم مساجد میں بھی انہوں نے عراق سے ہزاروں روپیہ چندہ کر کے بھیجا تھا۔ کانگریس، جمعیۃ العلماء ہند اور مسلم لیگ میں بھی کام کر چکے ہیں مؤخر الذکر صاحب صرف تاجر ہیں۔ عدن میں ملازم تھے، کسی احمدی مبلغ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر انہوں نے یہ نیا مذہب اپنا لیا پاکستان بننے کے بعد ان میں ایک اور سرگرم کارکن آفریدی صاحب کا اضافہ ہوا ہے۔ جو پہلے حیدرآباد دکن کی خفیہ پولیس میں تھے۔ سقوط حیدرآباد کے بعد عراق چلے آئے اور یہاں کی شہریت ہی اختیار کر لی ہے۔ چونکہ تمام احمدی ہندوستان یا پاکستان سے یہاں آئے اسلئے شروع شروع میں ان کا روئے سخن بھی اپنے ہموطنوں کی طرف ہی رہا۔ دین سے غیر واقف اور لاعلم لوگ ان کا مقابلہ تو نہ کر سکے، سکوت پر ہی اکتفا کی اس سے احمدیوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اب انہوں نے عربوں کو بھی مخاطب کرنا شروع کر دیا۔ وہی وفات مسیح اور نزول مسیح کے مسئلے اور اسی ضمن میں مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کی تشہیر بھی۔ عرب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بھی تقاضائے عربیت سمجھتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ بھلا ان کی باتوں میں کیسے آتے؟ عربوں نے ان کی بڑی مخالفت کی ان میں طٰہٰ فیاض مدیر "السجل" سب سے پیش پیش تھے لیکن ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری اور برابر اپنا کام جاری رکھا۔ عربوں میں سے تو آج تک ایک شخص بھی احمدی نہیں ہوا۔ لیکن ہندوستانیوں اور پاکستانیوں میں سے کئی لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے پیرو بن چکے ہیں۔ سنا ہے کہ بعض کردی لوگ بھی احمدی بن چکے ہیں۔ اپنے ہمعصروں کو پھنسانے میں یہ لوگ اس طرح کامیاب ہو گئے ہیں کہ جتنے بھی یہاں ہندوستانی یا پاکستانی لوگ رہتے ہیں وہ مذہبی حیثیت سے صفر ہیں۔ انہیں دین سے تو کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ اکثر تو شراب پیتے ہیں اور ناچ گھروں میں حاضری دیتے ہیں اس کے برعکس احمدی لوگ اسلام کے ظاہری شعائر کے سختی سے پابند ہیں۔ مذہبی باتوں میں (چاہے غلط نقطہ نظر سے) بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اکثر کے چہروں پر داڑھیاں بھی ہیں۔ ہر وقت اسلام اسلام کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے ہموطن فطرتی طور ان کے سامنے اپنے آپ کو احساس کمتری میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ مقابلہ تو کجا ان کے لئے صرف مدافعت بھی مشکل ہے۔

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

یہاں احمدی ہر وقت اپنی تبلیغ میں سرگرم رہتے ہیں۔ اسی لئے وہ ہر قسم کے لوگوں سے بہترین تعلقات پیدا کرتے ہیں اپنے کام کی خاطر اکثر لوگوں کے ہمدرد اور غمخوار بن جاتے ہیں۔ ان کی اس ظاہری خوش خلقی سے اکثر بیچارے ان سے متاثر ہو کر یا تو احمدیت اختیار کر لیتے ہیں یا احمدیت کو ایک مسلم فرقہ ماننے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ یہاں کے احمدی ہر وقت یہی پرچار کرتے رہتے ہیں کہ ہم یورپ میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں اتنے عیسائی مسلمان کئے ہیں . . . جب اسلام سے ناواقف لیکن اس سے محبت رکھنے والے لوگ یہ سنتے ہیں تو ہزاروں روپیہ چندہ ان کو دیتے مجھے یقینی علم ہے کہ یہاں سے ہزاروں روپیہ چندہ ہر سال ووکنگ مسجد لندن اور ربوہ جاتا ہے ان چندہ دینے والوں میں اکثر ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے احمدیت اختیار تو نہیں کی۔ لیکن احمدیت کو ایک اسلامی مشنری ضرور سمجھتے ہیں۔ چونکہ احمدی، سیاسی، مذہبی اور دیگر باتوں میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں، اس لئے یہاں کی پاکستانی جمعیت جس کے تحت ایک مسافر خانہ ایک بڑا ہال بھی ہے۔ اس پر بھی ان لوگوں کا تسلط ہے۔ جب کبھی کوئی اسلامی دن منایا جاتا ہے تو سب ہندوستانی پاکستانی مسلمان مع اپنے عرب دوستوں کے یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور ان جلسوں میں اسلام پر بولنے والے یہی احمدی ہوتے ہیں۔ جب کوئی احمدی مبلغ آتا ہے یا یہاں سے گذرتا ہے تب بھی اس کو اس ہال میں پارٹی دی جاتی ہے جس میں سب مسلمان آتے ہیں اور اسلام پر تقریریں احمدی مبلغ ہی کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا ایک نیا اقدام

احمدیوں کی ان باتوں سے یہاں کے ہندوستانی اور پاکستانی مسلمان تو متأثر ہو ہی گئے ہیں لیکن ان کے ایک نئے اقدام سے عربوں میں بھی احمدیوں کے لئے کافی محبت پائی جاتی ہے وہ نیا اقدام ہے ان کی "تردید بہائیت و عیسائیت" دراصل کافی عرصے سے یہاں ایران کے بہائی فرقے اور عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کو اپنے مذہب میں لینے کے لئے جدوجہد شروع کر دی ہے اور اس مقصد میں کافی کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ یہاں مسلمانوں میں کوئی بھی ایسا نہیں نکلا جو ان کی تردید میں اپنی زندگی وقف کر دیتا احمدیوں نے مسلمانوں میں محبوب ہونے کے لئے یا کسی اور مقصد کی خاطر اب رات دن بہائیوں اور عیسائیوں کی مخالفت شروع کر دی ہے اس وجہ سے یہاں کے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی بڑی وقعت ہو گئی ہے۔ گویا بظاہر مسلمانوں نے احمدیوں سے مصالحت کر لی ہے کہ تم ان کی تردید کرتے رہو ہم تمہاری تردید نہیں کریں گے اور اس طرح شاید ایک زمانہ ایسا بھی آ جائے کہ یہاں کے مسلمان مجموعی حیثیت سے احمدیت کو بھی اسلامی فرقہ سمجھنے لگ جائیں۔ یہاں سینکڑوں احمدی عراقی شہریت اختیار کر رہے ہیں احمدی اپنے مذہب کی خاطر رات دن سرگرمی سے کام کرتے ہیں۔ تعلقات قائم کرتے ہیں اور انہی تعلقات کی بنا پر عربوں سے اپنے مذہب کی تعریف میں مضامین لکھواتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم "تحت سماء الشرق" کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ یہ ایک پاک و ہند کا سفرنامہ ہے جسے عراق کے ایک ادیب اور عالم الحاج عبدالوہاب العسکری نے ترتیب دیا ہے اس میں انہوں نے پاکستان کے سیاسی اور مذہبی خیالات۔ جماعتوں اور فرقوں پر ایک باب لکھا ہے۔ اس میں وہ احمدیت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"احمدی یا قادیانی مسلمانوں میں سے ایک فرقہ ہے جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مسلک پر چلتے ہیں۔ البتہ ان کا نظریہ ہے کہ مہدی اور عیسٰی شخص واحد ہے اور عیسٰی (علیہ السلام) صلیب پر نہیں مرے بلکہ اس کے بعد بھی زندہ رہے وہ کسی طرح فلسطین سے بھاگ کر سوریا۔ عراق۔ ایران بلوچستان، سندھ اور ہند کے راستے کشمیر پہنچے اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر طبعی موت مر گئے اور سری نگر میں دفن کئے گئے۔ ان کی موت اسی طرح ہوئی جس طرح اور لوگوں کی ہوتی ہے۔ حضرت عیسٰیؑ نے فلسطین کے دوران قیام میں ایک رات میں دس لڑکیوں کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اور کشمیر میں بھی انہوں نے شادی کی تھی۔ اسی لئے کشمیری عورتوں کی شکلیں بی بی مریمؑ کے مشابہ ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آنیوالا مسیح جس کی بشارت احادیث میں ہے وہ مرزا غلام احمدؐ متوفی ۱۹۰۸ء ہے . . . . پہلے ان کا مرکز قادیان (ہندوستان) میں تھا اب پاکستان کے ایک شہر ربوہ میں ہے۔ ربوہ درحقیقت "ذات قرار و معین" جگہ ہے . . . . اس فرقہ کی دوسرے مسلمانوں کی طرح مساجد ہیں اور یہ لوگ نماز روزہ حج زکوٰۃ کے پابند ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ ان کا شیوہ ہے۔ دنیائے عالم میں ان کی اسلامی تبلیغی مساعی قابل صد ستائش ہیں۔ ان کے مستقل ادارے ہیں۔ بعض لوگ ان کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت خدا نے انہی لوگوں کے ہاتھوں اپنے دین کو بلند کرنا مقدر فرمایا ہے۔ انہوں نے جو یورپ، امریکہ اور افریقہ میں اسلامی خدمات سرانجام دی ہیں اور دے رہے ہیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔"

یہ صرف ایک اقتباس ہے ایسے کئی حوالے دئیے جا سکتے ہیں۔ درحقیقت بیچارے عربوں کو ان کے متعلق غلط حقیقتیں بتائی گئی ہیں۔ اگر صحیح حالات ان تک پہنچتے تو ان کے ہاتھ سے کبھی ایسی تحریریں نہ نکل سکتیں۔

مجلس احرار اسلام جس کی پوری زندگی قادیانیت سے لڑتے گزری ہے۔ انہیں آج تک یہ خیال نہ آیا کہ کوئی عربی میں کتاب چھپوا دیں۔ بلکہ انہوں نے اردو میں بھی کوئی خاص لٹریچر مہیا نہیں کیا۔ تقریر کے تو غازی ہیں جو ایک وقتی چیز ہے دیر پا اور ٹھوس کام یعنی تحریر کی طرف بالکل ان کی توجہ نہیں ہے۔ اے کاش یہ لوگ جذباتی کاموں کے بجائے کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں۔

قادیانی مسئلہ اور مولانا احمد علی

اگر کسی پاکستانی عالم کی کوئی کتاب قادیانیت کے متعلق عربی میں چھپی ہے۔ تو وہ مولانا مودودی کی المسألۃ القادیانیۃ

ہے جس کے ذریعہ یہاں کے لوگ حقائق سے پوری طرح تو نہیں البتہ کافی حد تک واقف ہو گئے ہیں۔ البتہ ان کے خلاف بھی یہاں قادیانی جماعتیں کافی کتابیں لکھ رہی ہیں۔ حال ہی میں دمشق کی احمدیہ جماعت کی طرف سے ایک کتاب (المودودی فی المیزان) نکلی جس میں "مسئلہ قادیانیت" کا رد ہے۔ اس میں اکثر احمدیوں نے مولانا مودودی کے متعلق ان کے مخالف علماء کے جو اعتراضات ہیں وہ سب درج کر دیئے ہیں خصوصاً استاذ محترم مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور کے تمام بیانات کا لفظ بلفظ ترجمہ انہوں نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ اس سے یہاں کے سنجیدہ طبقے پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ وہ اس وجہ سے علماء سے بھی متنفر ہو جاتے ہیں۔

ایک دفعہ یہاں کے دینی مرکز جمعیت انقاذ فلسطین میں ایک اخوان سے پاکستان میں اسلام کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا تو اس نے سوال کیا "پاکستان میں مولانا مودودی کے علاوہ اور کون سے قابل ذکر علماء ہیں؟" میں نے چند علماء کے نام لینے شروع کر دیئے جب میں نے مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کا نام لیا تو اس نے منہ پھیر کر کہا ولکن کرھہ الاستاذ المودودی فی کتبہ (لیکن مولانا مودودی نے ان کا اپنی کتابوں میں اچھا ذکر نہیں کیا) میں ان کے جذبات کو سمجھ گیا اور ان سے اس موضوع پر مزید گفتگو نہیں کی۔ مولانا مودودی صاحب کی عربی تالیف "البیانات" پڑھنے سے بھی پاکستان کے بعض علماء کے متعلق یہاں کے اسلام پسند طبقے کے اثرات اچھے نہیں رہے۔ اگر جب یہاں کے قادیانی مولانا مودودی صاحب کے خلاف ان علماء کے بیان شائع کرتے ہیں تو اور زیادہ ان کے خیالات میں تغیر آتا ہے اے کاش کہ علماء سب آپس میں متفق ہو جائیں اور اسلام کو سربلند کرنے کے لئے اپنے فروعی اختلافات مٹا کر یک آواز ہو جائیں۔

ایک دلچسپ قصہ

طوالت تو ہو گی لیکن درمیان میں ایک قصہ سن لیجئے۔ ایک دو سال پہلے سندھ میں دیوبندی اور بریلوی مناقشات بہت تیز ہو گئے تھے۔ دونوں طرف سے گالی گلوچ مار پیٹ تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ میرے ایک پڑوسی جو بریلوی خیالات کے تھے ان معاملات میں پیش پیش تھے۔ میں نے انہیں بلا کر کہا بھائی لڑنے کے بجائے اگر آپ لوگ متفق ہو جائیں اور ان فروعی مسائل کو نظر انداز کر کے اسلام کے موٹے موٹے اصولوں کے لئے جدوجہد کریں تو کتنا اچھا ہو؟ تھے تو بیچارے جاہل لیکن جواب کتنا عالمانہ دیا کہنے لگے "یہ تو ان مذہبی پیشواؤں کا کام ہے کہ سب مل کر بیٹھیں اور کوئی ایک فیصلہ کریں۔ ہمیں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں وہی کرتے ہیں" حقیقت میں بقول ایک عرب دوست العالم یتحد والمسلمون یختلفون دنیا متحد ہوتی جاتی ہے اور مسلمان منتشر ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس انتشار کا سبب بقول ان صاحب کے عوام نہیں بلکہ بعض علماء ہیں خدا ہدایت کرے۔

انسداد قادیانیت کا مسئلہ

اب رہا یہ سوال کہ یہاں احمدیت کا انسداد اور اختتام کیسے ہو۔ تو یہ نہ تو مبلغ بھیجنے سے ہو سکتا ہے نہ وقتی تبلیغی دوروں سے۔ یہاں تو ہر اجنبی کو مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے کسی خاص پارٹی کا مبلغ یہاں تو رہ ہی نہیں سکتا۔ احمدیہ جماعت کا مبلغ غلام احمد صاحب یہاں ہے بھی تو کلیہ الشریعۃ کے ایک طالبعلم کی حیثیت سے۔ اور کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلا کہ وہ احمدی ہیں۔ لہذا یہاں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو سیاسیات سے بالکل الگ ہو کر صرف کاروباری نقطہ نظر سے یہاں قیام کی کوئی صورت نکالیں۔ پھر سنجیدگی اور آہستگی سے یہاں کے پاکستانی مسلمانوں میں دینی تنظیم قائم کریں اور ان میں دینی بیداری اور صحیح اسلامی اسپرٹ پیدا کریں تب یہ باطل کی شان و شوکت خود ہی مٹ جائیگی خدا کے فضل سے یہاں کاروبار کے لئے ہر طرح میدان وسیع ہے۔ جب تک مسلمانوں میں دین کی صحیح سمجھ پیدا نہ کی جائے گی تب تک ان کے سامنے حق اور باطل کی تمیز بیان کرنا ویسا ہی ہے جیسے بھینس کے آگے بین بجانا۔ ضرورت ہے کہ بعض دیندار تاجر اور فنی حضرات صرف اور صرف اسلام کی خدمت کے لئے اس سرزمین پر قدم رکھیں اور ان لوگوں سے کہیں کہ

معمار جہاں باز بہ تعمیر جہاں خیز

نہرو سے مسٹر یارنگ کی ایک اور ملاقات

نئی دہلی ۹ اپریل۔ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر یارنگ نے کل سہ پہر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ایک اور ملاقات کی۔ ان کی بات چیت ۷۵ منٹ جاری رہی۔ مسٹر یارنگ جمعہ کو کراچی سے دوسری بار دہلی پہنچے تھے۔ اس کے بعد پنڈت نہرو سے یہ دوسری ملاقات تھی۔ کل صبح آپ نے امور دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر ڈیسائی سے بھی دو گھنٹہ تک گفتگو کی تھی

مسٹر یارنگ بھارت کے وزیر بے قلمدان مسٹر کرشنا مینن سے بھی ملے جو آپ سے ملاقات کے لئے مقبوضہ کشمیر کا دورہ مختصر کر کے کل ہی صبح دہلی پہنچے تھے۔

پاکستان کو برطانیہ کی فنی امداد

کراچی ۹ اپریل۔ برطانیہ نے لائلپور میں ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کے ادارے کے لئے ساڑھے سولہ لاکھ روپیہ کی فنی امداد اور سامان کی پیشکش کی ہے۔ اسی طرح ڈھاکہ کے ادارے کو بھی سولہ لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ یہ پیشکش کولمبو منصوبے کی فنی امداد کی سکیم کے تحت کی گئی ہے۔